باب نمبر 1

# چالاک بلی

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| تمام | خوفزدہ | چھلانگ | تعداد میں | تالیاں |
| دو دفعہ | جوان | جھکتا | پسند کرنا | ناراض |
| اکٹھے | سوراخ | چالاک | کھودنا | دوسرے |
| ایک مرتبہ | ظالم | انتظار میں | کھالینا | |

ایک دفعہ ایک پرانے سے گھر میں بہت سارے چھوٹے بڑے چوہے رہتے تھے۔ انہوں نے گھر میں رہنے کے لیے بہت سارے سوراخ کھود رکھے تھے۔ اس گھر میں ایک بلی بھی رہتی تھی۔

چوہے بلی کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ اس سے خوفزدہ رہتے تھے۔ اس لیے بلی کے آتے ہی وہ دور بھاگ جاتے تھے۔ لیکن بلی بہت ہی چالاک تھی۔ وہ سب چوہوں کو بلاتی اور کہتی۔ ”آؤ ہم سب دوست بن جائیں“۔

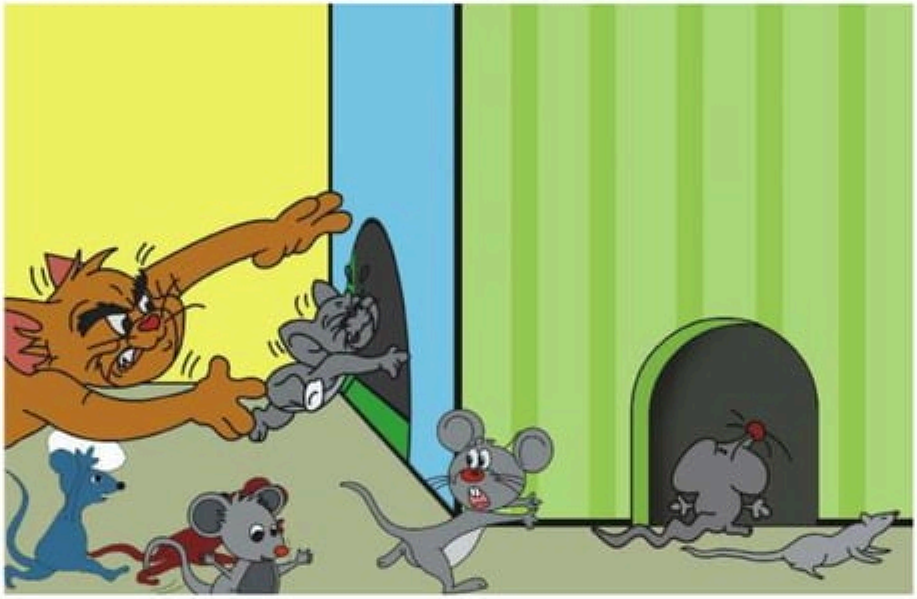

میں دوبارہ چوہوں کی نہیں کھاؤں گی۔ لیکن تمہیں دن میں دومرتبہ میرے آگے عاجزی سے پیش آنا پڑے گا۔ ایک مرتبہ صبح اور ایک مرتبہ شام میں۔

ہاں، ہاں، ہم ضرور ایسا ہی کریں گے۔ ''چوہوں نے کہا۔''

چوہے بہت خوش تھے۔ بلی بھی بے حد خوش تھی۔ وہ سب اکٹھے کھیلتے تھے۔ وہ سب آپس میں ناچتے اور تالیاں بجاتے تھے۔

اگلی صبح سب چوہے اپنے سوراخوں سے باہر آئے۔ وہ باری باری بلی کے پاس گئے اور اس کے آگے عاجزی سے جھکے۔ جب آخری چوہا آیا۔ بلی اس پر جھپٹی اور اسے کھا گئی۔

دوبارہ، پھر شام میں چوہے بلی کے پاس گئے۔ وہ اپنی باری میں چلتے گئے اور اس کے آگے عاجز ہو گئے۔ جب آخری چوہا آیا۔ تو بلی جھپٹی اور اسے کھالیا۔

''جیری'' ایک جوان، موٹا تازہ چوہا تھا۔ وہ تیزی سے نہیں بھاگ سکتا تھا۔لہذا اسے دیر ہوگئی۔ جب وہ بلی کے پاس پہنچا۔تو وہ آخری چوہے کو کھا رہی تھی۔

جیری خوفزدہ ہوگیا۔ وہ یکدم رکا اور دوسرے چوہوں کے پاس بھاگا۔اس نے ان سب کو ساری داستان بتائی۔ چوہے بڑے ناراض ہوئے۔

اگلی صبح بلی بیٹھی چوہوں کا انتظار کررہی تھی۔ وہ انتظار کرتی رہی مگر کوئی چوہا نہ آیا۔ بلی بڑی بھوکی تھی۔ وہ چوہوں کو بلانے کے لیے گئی۔

چوہو! کہاں ہوتم سب؟ بلی نے کہا۔

ہم سب یہاں ہیں۔ بلی صاحبہ، ہم تمہارے پاس کبھی نہیں آئیں گے۔تم بہت ظالم ہو۔ چوہوں نے کہا۔

بلی رہنے کے لیے کسی دوسرے گھر میں بھاگ گئی۔ وہ پرانے گھر میں دوبارہ کبھی واپس نہیں آئی۔

باب نمبر2

# پپی کہاں ہے؟

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اردگرد | پریشان | ناراض | کانپنا | گیلا |
| مارنا | بالٹی | پھینکنا | شور | برف جیسا ٹھنڈا |
| امیر آدمی | سیڑھیاں | شور مچانا | دیکھنا | |
| کسی جگہ | زور سے پھٹکنا | مالی | | |

عاصم: کس بات نے تمہیں اتنا غمگین کر دیا

ہے۔ حنا؟

تم کس کو ڈھونڈ رہی ہو؟

حنا: ہاں، میرا (Puppy) گھر میں نہیں ہے۔

وہ اردگرد بھی کسی جگہ پر نہیں ہے۔ وہ شاید باغ میں ہوگا۔

عاصم: میں باغ میں جاؤں گا اور

(Puppy) کی تلاش کروں گا۔

(وہ باغ میں جاتا ہے)۔ بھو، وہ، بھو،

وہ، (Puppy,Puppy) بھو، وہ، بھو، وہ۔

مالی: (غصہ سے) یہ وہ ہی کتا دوبارہ آ گیا۔ یہ رات کے وقت بھی آتا ہے اور یہاں خوب شور مچاتا ہے۔
میں اس کو ہمیشہ کے لیے سبق سکھاؤں گا۔ (وہ جوتا پھینکتا ہے۔ جو عاصم کے سر پر لگتا ہے۔

عاصم: اوہ، میرے خدا یہ ضرور مالی ہوگا۔ اس کا خیال ہے کہ میں وہ (Puppy) ہوں۔ شاید
(Puppy) گھر میں موجود ہو۔ مجھے وہاں جا کر ضرور دیکھنا چاہیے۔ عاصم گھر کی جانب
جاتا ہے اور کہتا ہے۔
بھو، وہ، بھو، وہ (Puppy, Puppy) بھو، وہ، بھو، وہ۔

امیر آدمی: اوہ، یہ کتا دوبارہ آ گیا۔ یہ بہت شور مچاتا ہے۔ میں اسے سبق سکھاؤں گا۔

وہ کھڑکی سے پانی کی بالٹی باہر پھینکتا ہے۔ پانی عاصم پر گرتا ہے۔

عاصم: (کانپتے ہوئے) اوہ یہ کتنا ٹھنڈا پانی ہے؟ یہ یقیناً مجھے بیمار کر دے گا۔ مجھے ضرور گھر جا کر کپڑے بدلنے چاہیے۔

حنا: عاصم۔ عاصم، تم کہاں ہو؟ دیکھو میں نے (Puppy) کو ڈھونڈ لیا۔ میرا (Puppy)

عاصم: یہ کہاں تھا؟ حنا؟ آنچھو۔۔۔از۔۔۔آنچھو!

حنا: یہ سیڑھوں کے نیچے لیٹا ہوا تھا۔ (عاصم کو چھوتے ہوئے) میرے اللہ! تم تو سارے گیلے ہو۔ یہ کیسے ہوا؟

عاصم: سب سے پہلے مالی نے میرے سر پر جوتا دے پھینکا۔ پھر امیر آدمی نے ٹھنڈے پانی کی بالٹی میرے پر پھینکی۔ انہوں نے مجھے (Puppy) سمجھا۔ آ۔۔۔۔آنچھو۔۔۔۔

حنا: مجھے معاف کر دو۔ عاصم۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا۔

عاصم: میں اس وقت بہت ٹھنڈ محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے ضرور گھر جانا چاہے اور (کپڑے) بدلنے چاہیے۔

باب نمبر 3

# کھانے کا وقت

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| دوپہر | واپس | چمچے | سیدھ میں | دہی |
| کھانے کے قابل | فرنی | خواہش | سبزیاں | پیالہ |
| وہ سب | کھٹکھٹانا | مزیدار | | |

عمر اور عاصمہ گھر پر تھے۔ وہ دوپہر میں سکول سے واپس آئے۔ پھر انہوں نے اپنا گھر کا کام کیا۔ اپنا کام ختم کرنے کے بعد وہ اپنی امی کے پاس گئے۔

امی، ہم آپ کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟ انہوں نے پوچھا۔
ان کی امی نے کہا۔ تم واقعی میرے اچھے بچے ہو۔ شام

ہو رہی ہے۔ تمہارے ابو جلد ہی آ رہے ہوں گے۔ کیا تم رات کے کھانے کے لیے میز تیار کرو گے؟

ہاں، امی، ہم کرلیں گے۔ آپ بالکل بھی فکر مند نہ ہوں۔ انھوں نے کہا۔

عاصمہ رات کے کھانے کے لیے میز کو تیب دیتی ہے۔ عمر پلیٹیں اور چمچے لاتا ہے۔ وہ چاولوں اور دال کا پیالہ لاتا ہے۔ ان کی امی فرنی لاتی ہیں۔

عاصمہ میز پر ساری کھانے کی چیزیں ترتیب سے رکھتی ہے۔ اسی دوران دروازے پر دستک ہوتی ہے۔

او، یہ لازماً ابو ہوں گے۔ ''عمر چلایا'' میں انہیں اندر لے کر آؤں گا۔ وہ جاتا ہے اور دروازہ کھولتا ہے۔ اس کے ابو اندر آتے ہیں۔

السلام وعلیکم، ابو، عمر کہتا ہے۔ السلام وعلیکم، ابو، عاصمہ کہتی ہے۔

ان کے ابو جواب میں کہتے ہیں۔ وعلیکم السلام، میرے بچوں، مجھے اپنے ہاتھ دھونے دو تا کہ میں کھانے کے لیے تیار ہو جاؤں گا۔

سب میز کے گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ ہر ایک اپنی پلیٹ اور چمچ لیتا ہے۔ وہ بسم اللہ کی تلاوت کے ساتھ کھانا شروع کرتے ہیں۔ وہ چاولوں کے ساتھ دال اور دہی کھاتے ہیں۔

وہ سبزیاں بھی کھاتے ہیں۔

آخر میں عمر کی امی ہر ایک کو پلیٹ میں فرنی پیش کرتی ہیں۔ فرنی ایک میٹھی غذا ہے۔ یہ بہت لذیذ ہوتی ہے۔

# گھڑی دیکھنا

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مکمل | چھوٹا | منٹ | حرکت | چوتھائی |
| درست | بالکل صحیح | چہرہ | سننا | پیروی کرنا |
| پڑھنا | گھنٹے | برابر | لمبا | آدھا |

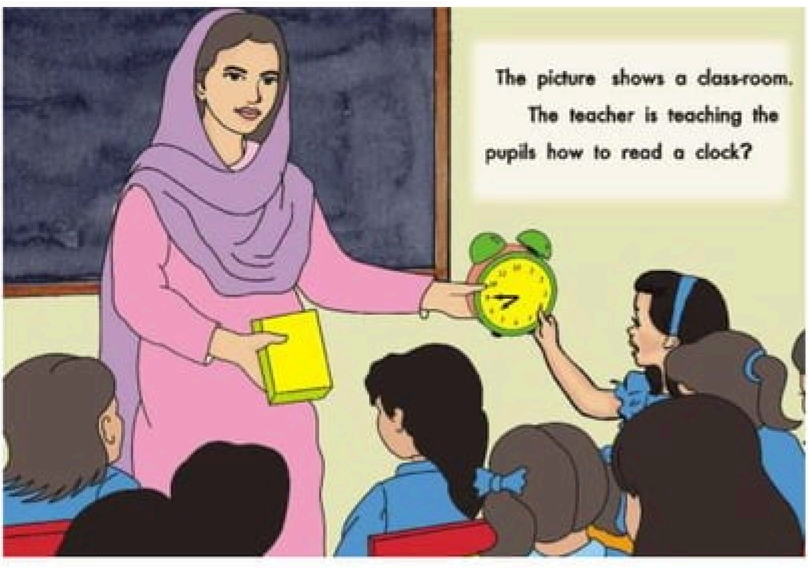


استانی: یہاں ایک گھڑی ہے۔ بچوں! یہ اس کا چہرہ ہے اور یہ اس کے دو ہاتھ ہیں۔

آمنہ: یہ دو ہاتھ برابر نہیں ہیں میڈم، ایک لمبا ہے اور دوسرا چھوٹا ہے۔

استانی: ہاں، آمنہ

آمنہ: ایسا کیوں ہے، میڈم

استانی: بچوں! چھوٹا ہاتھ یا گھنٹے والا ہاتھ، گھنٹے ظاہر کرتا ہے۔ جبکہ اور بڑا ہاتھ یا منٹ والا ہاتھ۔ منٹوں کو ظاہر کرتا ہے۔

آمنہ: میڈم، وہ ہندسے کس لیے ہیں؟

استانی: ہر ہندسہ کا مطلب پانچ منٹ ہیں۔ ہندسے بارہ سے آگے ہوتے ہیں۔ لہذا ایک گھنٹہ میں 60 منٹ ہوتے ہیں۔

بچے: ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ میڈم، برائے مہربانی فرما کر اس کی وضاحت فرما دیجیے۔ تا کہ ہم یہ جان سکیں کہ ایک گھڑی کو کیسے دیکھا جاتا ہے۔

استانی: جی ہاں بچوں! میں آپ کو بتاؤں گی کہ ایک گھڑی کو کیسے دیکھا جاتا ہے۔ اس گھڑی کی طرف دیکھو گھنٹہ والا ہاتھ 8 پر ہے اور منٹ والا ہاتھ 12 پر ہے۔ لہذا یہ آٹھ بجے ہیں۔

بچے: جی ہاں! میڈم ہم نے سمجھ لیا ہے۔ اگر منٹ والا ہاتھ 12 پر ہو تو ایک گھنٹہ مکمل ہو جاتا ہے۔

استانی: بالکل صحیح۔

(وہ گھڑی کے ہاتھوں کو گھماتی ہے)

استانی: اب گھنٹہ والا ہاتھ کہاں ہے؟

بچے: یہ 8 اور 9 کے درمیان ہے۔ میڈم

استانی: اور منٹ والا ہاتھ کہاں ہے؟

بچے: وہ 6 کے اوپر ہے۔ میڈم

استانی: لہذا 30 = 5 x 6 منٹ، 8 بج کر 30 منٹ ہو گئے ہیں۔

بچے:   جی ہاں! میڈم ہمیں سمجھ آ گئی ہے۔30 منٹ، آدھا گھنٹہ ہوتے ہیں۔

استانی: یہ بات اس طرح بالکل درست ہے۔

(وہ دوبارہ گھڑی کے ہاتھوں کو گھماتی ہے) بچوں! اب گھڑی کے ہاتھ کہاں پر ہیں؟

بچے:   گھنٹہ والا ہاتھ 9 اور 10 کے درمیان میں ہے۔اور منٹ والا ہاتھ 3 پر ہے۔

استانی: لہذا 15 = 5 x 3 منٹ 9 بج کر 15 منٹ ہو گے ہیں۔

بچے:   بہت شکریہ، میڈم ہم نے سیکھا کہ ایک گھڑی کو کیسے دیکھا جاتا ہے۔

# ہاتھی کا بدلہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سلطنت | ریوڑ | دارلحکومت | خاموشی | شرمندہ |
| مزاج | چھونا | خراب ہونا | ہاتھی کی ناک | کیچڑ والا |
| تعداد میں | حاصل | شوقین | | |

ایک دفعہ ایک بڑے شہر میں ایک درزی تھا۔ بازار میں اس کی ایک دکان تھی ۔ وہ شہر اس سلطنت کا دارلحکومت تھا۔ بادشاہ بھی وہیں رہتا تھا۔ اس کے بہت سارے ہاتھی تھے۔ ان کا رکھوالا روز ہاتھیوں کو دریا پر لے جایا کرتا تھا۔

دریا کا راستہ شہر کے بازار میں سے گزرتا تھا۔ لہذا ہاتھیوں کا ریوڑ درزی کی دکان کے سامنے سے گزرتا تھا۔ درزی بہت اچھی طبیعت کا مالک تھا۔ وہ جانوروں پر بہت مہربان تھا۔ وہ کیلے کھانے کا بھی بے حد شوقین تھا۔

ایک دن درزی اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کیلے کھا رہا تھا۔ کہ اسی دوران بادشاہ کے ہاتھیوں کا ریوڑ آیا۔

ہاتھیوں میں سے ایک درزی کی دکان کے سامنے رکا۔

درزی نے ہاتھی کو ایک کیلا دیا۔ وہ بے حد خوش ہوا۔ اب وہ روزانہ درزی کی دکان کے آگے کیلا لینے کے لیے رک جاتا۔ اس طرح وہ درزی کا دوست بن گیا۔

ایک دن درزی کا مزاج بہت بگڑا ہوا تھا۔ کہ اسی دوران ہاتھی دکان کے سامنے آ کر رک گیا۔ درزی نے غصہ میں سوئی ہاتھی کی ناک میں چبھو دی۔ ہاتھی بے حد غصہ میں آیا لیکن وہ خاموشی سے چلا گیا۔

ہاتھی نے دریا پر پہنچ کر پانی پیا۔ اور ایک گھنٹہ تک نہاتا رہا۔ اب واپسی کا وقت ہو رہا تھا۔ درزی کے دوست ہاتھی نے اپنی ناک کیچڑ والے پانی سے بھری۔

جلد ہی ریوڑ درزی کی دکان کے پاس پہنچا۔ درزی کا دوست اس کے سامنے رکا اور اپنا بدلہ لینے کے عوض سے اس نے دکان میں سارا کیچڑ والا پانی کا چھڑکاؤ کر دیا۔

پانی نے دکان کو ساری جگہ سے گندا کر دیا۔ اس نے نئے کپڑوں کو بھی خراب کر دیا۔ ہاتھی نے اپنا بدلہ لے لیا۔ درزی نے بے حد غم اور شرمندگی محسوس کی۔

# عظمیٰ کی سالگرہ کی تقریب

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| موم بتیاں | پڑھائی | جوان | تحفہ | دعوت |
| پہننا | منانا | پھونک مارنا | اٹھنا | |
| چڑھنا | تالی | پکڑنا | | |

عظمیٰ ایک طالبہ ہے۔ وہ تیسری جماعت میں پڑھتی ہے۔ وہ پڑھائی میں بہت اچھی ہے۔ وہ گوری رنگت، دبلی پتلی جسامت اور دلکش (خوبصورت) ہے۔ اس کی جماعت کی سہلیاں اسے بے حد پسند کرتی ہیں۔ اس کے استاتذہ بھی اسے بے حد محبت سے پیش آتے ہیں۔

عظمیٰ کے والد شہر کے ایک نامی گرامی ڈاکٹر ہیں۔ اس کی والدہ ایک استانی ہیں۔ عظمیٰ کے دو بڑے بھائی ہیں۔ جن کا نام آصف اور رضوان ہے۔

عظمیٰ کی عمر تقریباً 8 سال ہے۔ اس کی سالگرہ 10 اگست کو آتی ہے۔ وہ ہر سال اسی تاریخ کو اپنی سالگرہ مناتی ہے۔

عظمیٰ نے اس سال بھی اپنی سالگرہ منائی۔ اس نے اپنی سالگرہ منانے کے لیے چائے کی تقریب منعقد کی۔ اس نے اس تقریب میں اپنی تمام سہلیوں کو دعوت دی۔

اپنی سالگرہ والے دن، وہ جلد نیند سے بیدار ہوئی۔ غسل لیا اور اپنا بہترین لباس پہنا۔ پھر وہ اپنے والدین کے پاس گئی اور کہا۔ صبح بخیر ابو، صبح بخیر امی۔

عظمیٰ کے والدین نے اس کو پیار کیا اور کہا۔ ''صبح بخیر عظمیٰ'' وہ جانتے تھے کہ اس کی سالگرہ کا دن تھا۔ لہذا انہوں نے کہا۔ ''عظمیٰ''، تمہیں سالگرہ کا دن مبارک ہو۔ عظمیٰ نے خوشی خوشی دونوں کا بے حد شکریہ ادا کیا۔

دوپہر میں تقریباً 4 بجے، عظمیٰ کی سہلیاں آئیں۔ اس کے والد صاحب ایک بڑا سا کیک اور آٹھ موم بتیاں لائے۔ کیک کو میز پر رکھا گیا۔ اور اس پر موم بتیاں جلائی گئی۔

عظمیٰ اور اس کی تمام سہلیاں میز کے گرد کھڑی ہوگئی۔ عظمیٰ نے موم بتیوں کو پھونک ماری اور کیک کاٹا۔ ہر ایک نے تالیاں بجائیں اور گانا گایا۔

عظمیٰ کی امی نے ہر ایک کو کیک کا ٹکڑا پیش کیا۔ عظمیٰ کی سہلیاں اس کے لیے خوبصورت تحائف لائیں۔ اس نے تحائف وصول کیے اور ان کا بے حد شکریہ ادا کیا۔ پھر چائے کی تقریب رونما ہوئی ۔ چائے کے ساتھ مٹھائی اور سموسے پیش کیے گئے۔

اس وقت شام ہو رہی تھی۔ عظمیٰ کی سہلیاں واپس جانا چاہتی تھیں۔ لہذا اس نے کہا۔ میری سہلیوں تم سب کا بے حد شکریہ۔ انہوں نے شکریہ وصول کیا اور چلی گئیں۔

# چالاک ریچھ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| دعوت | کھیت | پڈنگ (فرنی) | عمدگی سے | |
| تیار | نشان | ڈھانپنا | بجلی کا لپچہ | پیش کرنا |
| اچھے مزاج | کچھ نہیں | مشکل | خرگوش | کپڑا |
| کسی وقت نہیں جانا | جیسے کہ | ڈھانپنا | | |

ایک دفعہ ایک خرگوش تھا۔ اس کا جنگل میں اپنا ایک کھیت تھا۔ وہ بہت اچھے مزاج کا مالک تھا۔ وہ سب جانوروں کا دوست تھا۔ جو اس کے نزدیک رہتے تھے۔ (Puppy) اور (Kitten) بھی کھیت کے قریب رہتے تھے۔

ایک دن خرگوش نے پڈنگ بنائی اور ساتھ میں چائے کا انتظام کیا۔ پھر وہ (Puppy) کے پاس گیا اور کہا۔ مسٹر پپی کیا تم میرے ساتھ چائے پیو گے؟

کیوں نہیں؟ مسٹر بی! میں تمہارے ساتھ چائے پیو گا۔ اس نے (Puppy) کو جواب دیا۔

خرگوش نے (Puppy) کو اپنے ساتھ لیا اور وہ بلی کے پاس گئے۔

اوہاں! بلی نے جواب دیا۔ وہ تینوں خرگوش کے کھیت میں آئے۔ جہاں میز بہت عمدگی سے سجائی گئی تھی۔

خرگوش نے تین پلیٹوں میں پڈنگ پیش کی۔ چائے کا مرتبان اور تین پیالیاں بھی پیش کی گئیں۔

وہ تینوں دوست اپنی اپنی نشت پر بیٹھے ہی تھے کہ اس لمحے ایک ریچھ کا بچہ وہاں آیا۔ وہ تمام گیلا تھا اور مٹی سے ڈھکا ہوا تھا۔

جیسا کہ خرگوش بہت اچھا تھا۔ اس نے ریچھ سے کہا۔ مسٹر ریچھ کیا تم ہمارے ساتھ چائے پیئو گے۔ ریچھ اس دعوت پر بہت خوش ہوا۔ وہ بھاگ کر ان کے پاس گیا اور کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے ساتھ چائے پیئوں۔ لیکن میرے ساتھ ایک مصیبت ہے۔ میں تمام گیلا ہوں اور کیچڑ میں لپٹا ہوا ہوں۔ میں مٹی میں گر گیا تھا۔ مجھے ایک کپڑا دو میں سب سے پہلے اپنے آپ کو خشک کروں۔

خرگوش نے کہا۔ ''میں بہت تیز بھاگ سکتا ہوں۔ میں بغیر وقت ضائع کیے تمہیں فورا کپڑا لا کر دوں گا۔

(Kitten) نے کہا۔ میں بھی بہت تیز بھاگ سکتی ہوں۔ میں مسٹر ریچھ کے لیے کپڑا لے کر آؤں گی۔

(Puppy) نے کہا۔ میں تم دونوں سے زیادہ تیز بھاگ سکتا ہوں۔ ''میں مسٹر ریچھ کے لیے بھاگ کر کپڑا لاؤں گا۔''

لہذا تینوں چالاک ریچھ کے لیے کپڑا لینے بھاگے۔

ہی، ہی، ہی۔ یہ تو وہ ہوا جو میں چاہتا تھا۔ میں ان کے واپس آنے سے پہلے ہر چیز کھا جاؤں گا۔ ریچھ نے اپنے آپ سے کہا۔

ریچھ نے ساری پڈنگ (فرنی) کھائی، چائے پی اور اپنا راستہ لیا۔ جب تینوں دوست واپس آئے۔ تو وہاں ریچھ کا کوئی نام ونشان نہیں تھا اور نہ ہی ان کے کھانے کے لیے وہاں کچھ باقی رہ گیا تھا۔ اس طرح تینوں دوست حیران اور افسردہ ہو گئے۔

# بندر اور آئینہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| چھوٹا | خوفزدہ | مارنا | عکس |
| مخالف | نقل | پریشان | آئینہ |
| اچانک | سبق | کھڑکی | شرمندہ |
| چپٹا ہموار | سوچنا | احمق | بھول جانا |

درخت پر ایک چھوٹا سا بندر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اچانک ایک فلیٹ (گھر) کے اندر کیلے پڑے ہوئے دیکھے۔ وہ تیزی سے ان کی طرف لپکا کیونکہ وہ بھوکا تھا۔ وہ کیلے پکڑنے ہی والا تھا کہ اس نے کمرے میں دوسرے بندر کو دیکھا۔ بندر نے دیکھا کہ دوسرا بندر بھی

کیلے پکڑنے جا رہا تھا۔

بندر نے دوسرے بندر کو ڈرانے کی کوشش کی۔

لیکن دوسرا بندر بھی اس کو ڈرانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اوہ، یہ تو میری نقل اتار رہا ہے۔ میں اس کو سبق سکھاؤں گا۔ بندر نے سوچا۔

پھر بندر نے ایک قلابازی لگائی اوراس کے پیچھے بھاگا۔ وہ کسی چیز سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔ دوسرا بندر بھی نیچے گر گیا۔ اب بندر حیران پریشان تھا۔

اتنے میں اسے ایک ہنسی کی آواز سنائی دی۔ ایک بلی کھڑکی میں بیٹھی ۔ہنس رہی تھی ۔ اور کہہ رہی تھی ۔

تم بے وقوف بندر ہو! کس کے ساتھ لڑ رہے ہو؟

یہاں اس کمرے میں کوئی دوسرا بندر نہیں ہے۔ دوسرا بندر آئینہ میں صرف تمھا اپنا عکس ہے۔

بندر کو بہت شرمندگی محسوس ہوئی اور دیوار پھلانگ کر چلا گا۔ حتیٰ کہ وہ اپنے ساتھ کیلے لے جانا بھی بھول گیا۔

باب نمبر9

# مارکیٹ

| | | |
|---|---|---|
| نیچے | پیش کرنا | تعداد میں |
| خریدار | دکان | دکاندار |
| جانا | پکانا | ضرور |
| خریدنا | مٹھائی | سبزیاں |

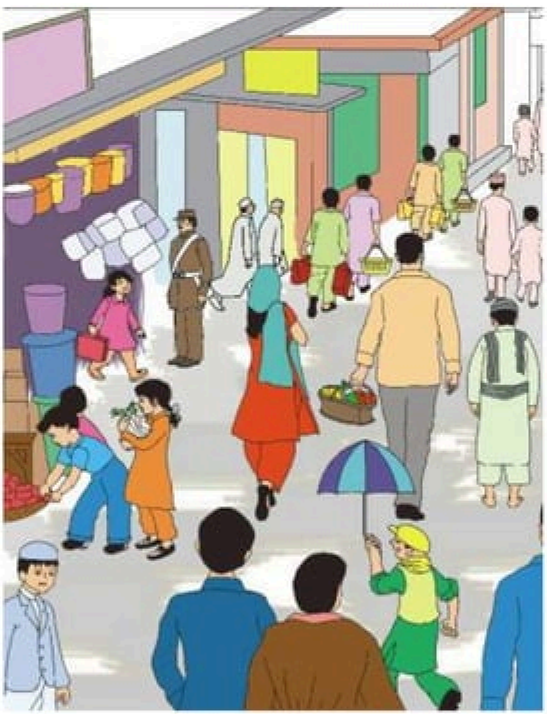

تصویر کی طرف دیکھیں۔ یہ ایک بازار کو ظاہر کرتی ہے۔ جس میں بہت ساری دکانیں ہیں۔ ہر دکان میں ایک دکاندار ہے۔ بازار میں لوگ اوپر نیچے جا رہے ہیں۔ کچھ لوگ دکانوں سے باہر آ رہے ہیں۔ وہ سب خریدار ہیں۔

مسٹر راشد، اچھا بچوں! آج ہم شام میں بازار جائیں گے۔

ثناء اور اسد، ہاں امی! ہم شام کو جائیں گے۔

اس وقت 5 بج رہے ہیں۔اس وقت گرمی نہیں ہو رہی ہے۔راشد صاحب باہر آواز دیتے ہیں۔ثناء، اسد تم لوگ کہاں ہو؟

آؤ خریداری کے لیے چلیں۔

ثناء اور اسد بھاگتے ہوئے آتے ہیں۔وہ جانے کے لیے تیار ہیں۔وہ تینوں مل کر بازار جاتے ہیں۔مسز راشد اپنے ہاتھ میں ایک بیگ لیتی ہیں۔جلد ہی وہ بازار پہنچ جاتے ہیں۔وہ بہت ساری چیزیں خریدتے ہیں۔وہ کھلونے اور مٹھائی خریدتے ہیں۔وہ پھل اور سبزیاں خریدتے ہیں۔اس وقت شام ہو رہی ہے۔

مسز راشد پکارتی ہیں۔آؤ اب گھر چلیں، ثناء۔

ہاں امی! ہم گھر چلتے ہیں۔ثناء اور اسد کہتے ہیں۔

مسز راشد کہتی ہیں۔ہاں! چلو واپس چلیں۔

جلد ہی وہ گھر میں ہوں گے۔

باب نمبر10

# جھولا جھولنا

| | | | |
|---|---|---|---|
| باری باری | اکٹھے | جھولنا | برآمدہ |
| سب سے پہلے | پہلے ہی | دھکیلنا | تائی |

علی، عظمٰی، لبنٰی اور عدنان رانی کے گھر گئے۔

اسلم اور نادیہ پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ اب وہ سب کل سات تھے۔ وہ تین لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں۔

وہ اکٹھے مل کر آپس میں بے حد خوش تھے۔

اسلم: آؤ ہم جھولا جھولتے ہیں۔ دوستو!

رانی: کیا زبردست منصوبہ ہے! ہم ضرور لیں گے۔

لبنٰی: جھولا کہاں ہے؟

عدنان: وہ وہاں باغ میں ہے۔

علی: باغ کہاں پر ہے؟

عظمیٰ وہ قریب ہی ہے۔ آؤ وہاں چلیں۔

نادیہ: بہت قریب ہی ہے۔ آؤ بہت مزہ کریں گے۔

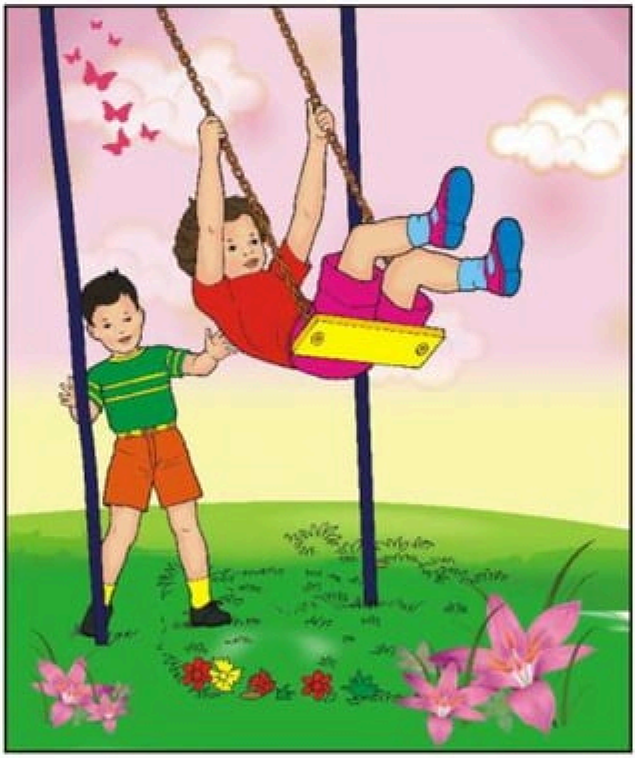

سب دوست مل کر باغ میں جاتے ہیں۔ جہاں برآمدے میں ایک جھولا ہوتا ہے۔ وہ جھولا جھولنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

سب سے پہلے نادیہ جھولا جھولتی ہے۔ اسلم اسے دھکیلتا ہے۔ نادیہ اوپر نیچے جھولتی ہے۔ وہ بے حد خوش ہے۔ اس کے دوست بھی بہت خوش ہیں۔ جب وہ بلند ہوتی ہے تو وہ ہاتھوں سے تالیاں بجاتے ہیں۔

تمام دوست باری باری جھولا جھولتے ہیں۔ وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے لیے جھولا دھکیلتے ہیں۔ جب جھولا بلند ہوتا ہے۔ تو وہ تالیاں بجا کر وہ بے حد مزہ کرتے ہیں۔

اس وقت دوپہر ہو رہی ہے۔ سورج بالکل سر پر ہے۔ دوپہر کے کھانے کا وقت ہو رہا ہے۔ سب بچے بھوکے ہیں۔ لہذا وہ گھر واپس آجاتے ہیں۔